خصائصِ نبویؐ پر عصری تصنیفی اسالیب کا تحقیقی جائزہ

Research Review of The Contemporary Authoring Styles on Khasais e Nabavi(Prophet Muhammadﷺ's Characteristics)

ڈاکٹر محسنہ منیر☆

ABSTRACT

The life of Prophet(ﷺ) is the complete and comprehensive role model for human being. He possesses Qura'nic Characteristics. He has some distinguish attributes those nobody else has in the human history.

To convey the personality of Prophet(ﷺ) to the offspring, likewise the old scholars, Many scholars of modern time wrote books on the different aspect of characteristic of Prophet(ﷺ)with the diversity of methodologies. Some focused on collecting His(ﷺ)attributes wherever they found in the books without critical analysis of traditions, while the others tried to sift the Prophetic Traditions and collect the authentic of them. Some authors paid attention to present attributes in dialectic method whereas the others formed them on scientific way. It is noteable here that orientalists also worte on the topics whethe in positive or in negative form.

The article is an effort to point out the contemporary work done by the scholars in collecting the characteristics of Holy Prophet(ﷺ).Moreover, it draws the attention towards the qualities and problems of the work done on the topic, as it recomends that the topic should be dealt and presented with the authentic and basic sources. All it is analyzed briefly.

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ، آپ ؐکی ذاتِ مبارک، آپ ؐکی نبوت و بشریت خاص کمال کا درجہ رکھتی ہے جس کو احاطۂ تحریر و تحقیق میں لانے کا فریضہ امتِ محمدیہؐ نے خوب انجام دیا ہے۔ خصائصِ نبویؐ کو تحریر میں لانے کا مسلمہ اسلوب یہ ہے کہ ان کے بارے میں قرآن و روایاتِ صحیحہ میں سے اخذ کرنا لازم ہے۔ اس طرح جو نقشہ ترتیب پائے گا وہ ہی امتِ محمدیہ اور جملہ انسانیت کے لیے اس باب میں حقیقی منہج ہوگا۔ یہ اُسلوب بیان اختیار کرنے کا مقصد اولین سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھیک ٹھیک آئندہ نسلوں تک پہنچانا ہے۔ دوسرا مقصد سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت سے آگاہ ہونا اور عامۃ الناس کو اس سے آگاہ کرنا ہے۔ تیسرا مقصد اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اہم فریضہ کا درک حاصل کرنا ہے۔

من حیث المجموع خصائص کبریٰ جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں وہ ان جملہ امور و معاملات میں شامل ہیں جن کا مکمل ادراک محدود انسانی عقل کے لیے ناممکن ہے کیونکہ اس باب میں بہت کچھ امورِ غیبیہ و عجیبہ کا دخل ہے۔ اس بنا پر اس مضمون پر قلم اٹھانے میں احتیاط لازم ہے۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں جو انداز اختیار فرمایا ہے احوالے سے سورۃ النجم میں یوں فرمایا ہے:

﴿وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی o مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰی o وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی﴾(۱)

یہ جامع بیان ان خصائص کا عنوان ہے جن سے خالقِ حقیقی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو متصف فرمایا ہے۔

دیگر خصائص میں سے ایک اس آیت مبارکہ میں بیان فرمایا گیا ہے: ﴿اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ﴾(۲) ایک اور مقام پر فرمایا: ﴿عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾(۳) نیز فرمایا: ﴿وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾(۴) اور یہ کہ: ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾(۵)

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أعطيت خمسا لم يعطهن أحد قبلي: بعثت الى الأحمر والأسود، ونصرت بالرعب ميسرة شهر و جعلت لى الأرض مسجدا وطهورا واحلت لي الغنائم ولم تحل لبني كان قبلي، واعطيت الشفاعة، وانه ليس من بنى الا وقد سأل شفاعته وإنى اخرت شفاعتي فجعلتها لمن مات لا يشرك بالله شيئا"(٦).

ایک اور جگہ فرمایا:

"فضلت على الأنبياء بست: أعطيت جوامع الكلم، ونصرت بالرعب، وأحلت لي الغنائم، وجعلت لى الارض مسجدا وطهورا وأرسلت الى الخلق كافة و ختم بي النبيون"(٧).

ایک اور حدیث ہے:

"أنا أول شفيع فی الجنة لم يصدق نبی من الأنبياء من صدقت و ان من الانبياء نبيا ما يصدقه من أمته الا رجل واحد"(۸).

مذکورہ بالا آیات واحادیث میں رسول اللہ ﷺ کے خصائص کبریٰ بیان کیے گیے ہیں۔اسی طرح قرآن مجید اور روایات صحیحہ میں رسول اللہ ﷺ کے خصائص جو بیان کیے گئے ہیں ان کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ موضوع شخصیت نبوی ﷺ کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے لحاظ سے اہمیت کا حامل ہے ۔اس اہمیت کے پیش نظر اوائل دور کے علماء کرام نے خصائص نبویہ پر جو کتب تحریر کیں ان میں اخذ روایت کے اصولوں کو بھی مدنظر رکھا۔ان میں سے چند کتب کے نام درج ذیل ہیں:

شرف المصطفیٰ....محمد بن ابراهيم نيشاپوریؒ

دلائل النبوة ...... ابو دائود السجستانیؒ (م۲۷۵ھ)

اعلام النبوة ...... ابن قتيبة الدينوریؒ (م۲۷۶ھ)

دلائل النبوة...... ابو نعيم اصفهانیؒ (م۴۳۰ھ)

دلائل النبوة ......البيهقیؒ (م۴۵۸ھ)

غاية السول فی خصائص الرسول ﷺ.... ابن الملقنؒ (م۸۰۴ھ)

خصائص الكبریٰ ......السيوطیؒ (م۹۱۱ھ) شامل ہیں۔

ان کتب کے مطالعے کے ساتھ ساتھ مختلف ادوار میں شائع ہونے والی کتب کے جائزے سے مختلف انداز و اسالیب تحریر سامنے آتے ہیں۔جن میں صحیح وغلط اسالیب کا فیصلہ ان میں روایات کو شامل کرنے کے اصولوں کی روشنی میں بھی لگایا جاسکتا ہے اور اسلام کے بنیادی عقیدہ رسالت کو مدنظر رکھ کر بھی ہوسکتا ہے۔دورِ جدید میں بھی سیرت رسول ﷺ پر ان گنت اوراق رقم کیے گئے ہیں۔ان میں سے خصائص ومعجزات نبویؐ پر درج کتب کی طویل فہرست ہے۔خصائل نبوی ﷺ بھی اس دور کا خاص مضمون ہے جس کے تحت سنت نبوی کے مختلف گوشوں کو امت کے سامنے لایا گیا ہے۔

جدید دور میں خصائص وامتیازاتِ رسول ﷺ پر بنیادی طور پر دو انداز میں کتب تحریر کی جارہی ہیں:

۱۔ مستقل کتب

۲۔ ضمنی تذکرہ

مستقل کتب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کے ان پہلوؤں کو اہمیت دی گئی ہے جو عمل کے ساتھ

مخصوص ہیں۔

کلامی انداز

جدید دور کے علمی رجحانات نے عالمی تبدیلیوں، سیاسی عروج وزوال اور معاشی سوچ کے زاویوں سے کافی حد تک اثر قبول کیا ہے۔ یہ اثر سیرت کی تحریر میں بھی پایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے زوال کے ساتھ اس میں مبالغہ، جارحانہ پن، شدتِ تحریر اور کلامی انداز شامل ہو گیا۔ علامہ شبلیؒ نعمانی کی تصنیف سیرۃ النبیؐ جس کی جلد سوم سید سلیمان ندویؒ نے تحریر کی تھی اس کی ایک مثال ہے۔ یہ کتاب جس دور میں تحریر کی گئی وہ فی الحقیقت برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کے زوال کا دور تھا۔ اس کتاب میں علمی و کلامی انداز سے خصائص نبویؐ پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔ یہ دور سائنسی ترقی کے آغاز کا دور تھا۔ جدید علوم میں عقل کو امام بنایا جا چکا تھا۔ اس لیے عقل کی تسکین کا سامان معجزہ کی حقیقت، نبوت و رسالت کی حقانیت اور رسول پاک ﷺ کی ذات مبارکہ سے خاص امتیازات کے بیان میں بھی کیا گیا(۹)۔

سیرۃ المصطفیٰ، محمد ادریس کاندھلویؒ کی تالیف ہے۔ اس کتاب میں معجزات و خصائص نبوی ﷺ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کا انداز متکلمانہ ہے جس میں لادینیت سے مرعوب ذہن کو مخاطب کیا گیا ہے۔ جدید اسالیب سیرت میں سے یہ اُسلوب نمایاں ہے۔ اسی اُسلوب کو اختیار کرنے والوں کا مقصد ابلاغ کے ساتھ ساتھ دفاع بھی ہے۔ محمد ادریس کاندھلوی ایک مقام پر تکمیلِ دین کے مضمون کے بیان میں یوں رقم طراز ہیں:

> ''اور قیامت تک کے لیے دنیا کو ایک ایسا کامل اور مکمل دستور (یعنی شریعت) دے گئے جو ان کے دین اور دنیا کی اصلاح و فلاح کا کفیل ہے اور اس کے حقائق و دقائق اور اسرار و حکم کو دیکھ کر دنیا حیران ہے، قیامت تک پیش آنے والے واقعات کا حکم شریعت محمدیہؐ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ علماء یہود و نصاریٰ کے پاس کوئی شریعت ہی نہیں جس کو سامنے رکھ کر علماء امت اور فقہاء ملت کی طرح فتویٰ دے سکیں۔ اس وقت نصاریٰ کے پاس شریعت کا کوئی علم نہیں جس کی رو سے وہ فتویٰ دے سکیں ہاں نصاریٰ کے پاس صنعت و حرفت اور کاری گری کے علوم و فنون ہیں۔ حکمرانی اور جہاں بانی اور عدل عمرانی کے متعلق ان کے پاس کوئی آسمانی قانون نہیں کہ جس کی رو سے وہ دنیا میں عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کر سکیں۔ مغربی اقوام کے پاس جو دستور ہے وہ چند اہل فکر کے افکار اور خیالات کا نتیجہ ہے۔ شریعتِ اسلامیہ کی طرح آسمان سے نازل شدہ کوئی قانون ان کے پاس نہیں''(۱۰)۔

مذکورہ اُسلوب کی ایک اور مثال محمد رشید رضا کی تصنیف ''الوحی المحمدی'' ہے۔اس میں بھرپور انداز سے دفاعی وکلامی اُسلوب اختیار کیا گیا ہے۔

''العقل والعلم البشری لا یغنیان عن هدایة الرسل '' کے عنوان کے تحت کتاب کے صفحہ ۳۹ پر انھوں نے لکھا ہے:

> ''نعم لکل ذلک أصل یثبته التاریخ الماضی، ویشهده العصر الحاضر. ولکن بین هدایة الأنبیاء و حکمة الحکماء و علومهم فروقا فی مصدر کل منهما، وفی الثقة بصحته، وفی الإذعان لحقیقه وفی تأثیره فی أنفس جمیع طبقات المخاطبین فحکمة الحکماء وعلومهم آراء بشریة ناقصة...... فلا یکون لها تأثیر الإیمان وإسلام الإذعان والتعبد.''(۱۱)۔

خصائل نبوی کا بیان

خصائلِ نبویؐ کے بیان کے حوالے سے ایک مفید کام ڈاکٹر محمد عبدالحیٔ کا ہے۔جس کا عنوان ''اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم'' ہے۔اس تصنیف میں شخصیتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی گوشوں کو احتیاط سے درج کیا گیا ہے۔عام فہم انداز میں عامۃ المسلمین کے لیے خصائص نبویؐ کے اس پہلو کو جس کا تعلق اتباع کے ساتھ خاص ہے، مرتب کیا گیا ہے(۱۲)۔ یہ اور اس انداز پر تحریر کردہ کتب وقت کی ضرورت ہیں۔ایسی کتب ہر زبان میں تحریر کی جانی چاہئیں تاکہ پیغام رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت اس دور میں محسوس کی جا سکے۔

عربی تصانیف میں سے اس انداز پر تحریر کردہ ایک کتاب طٰہٰ عبداللہ العفیفی کی ''من صفات الرسول صلی الله علیه وسلم الخِلقیة والخُلقیة'' ہے(۱۳)۔

جدید دور اخلاقی زبوں حالی کا دور ہے۔اخلاقیات کو ناپنے کے پیمانے جاہلیت سے مشابہ ہو چکے ہیں۔ لادینیت کے اخلاقی تصور نے غلبہ حاصل کر لیا ہے جس کا نتیجہ جدید نسل بے پناہ مسائل کی صورت میں دیکھتے ہوئے زندہ ہے۔جدید اخلاقی مسائل کا حل یقیناً اخلاق واسوۂ محمدیؐ کو اپنانے میں ہے۔اس حقیقت کے پیش نظر جدید سیرت نگاروں نے خصائلِ نبویؐ پر کتب تحریر کی ہیں۔ان کتب کا انداز علمی اور حکیمانہ ہے۔ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی کی تصنیف ''تجلیاتِ رسالت'' اس کی ایک مثال ہے۔اس کتاب میں معلم اخلاق، ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے انقلاب آفریں پیغام کی عملی شکل کو اجاگر کیا گیا ہے۔آپؐ کی ذات پاک سے مخصوص صفت آپؐ کا تمام جہانوں کے لیے نبی ہونا ہے۔اس نکتے کی وضاحت عہد جدید کے تناظر میں ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی یوں کرتے ہیں:

''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ ''للعالمین نذیرا'' عالمی نبی ہیں۔ اس لیے آپ ؐ کا پیغام بھی ارشاد خداوندی کے مطابق عالمی ہے اور پوری نوع انسانی کے لیے، چونکہ انسانی زندگی بہت سے شعبوں پر محیط ہے اور آپ ﷺ کا پیغام انسانی زندگی کے ہر شعبے اور موثر پر رہنما اصول پیش کرتا ہے اس لیے زندگی کی وسعتوں کے حوالے سے آپ ﷺ کے پیغام کی وسعتوں کو سمیٹنا ممکن نہیں'' (۱۴)۔

اسی طرح ایک منفرد کتاب '' پیغمبر اسلام ﷺ اور اخلاق حسنہ'' ہے جس میں سیرت طیبہ کے بیان میں مستند حوالوں سے مدد لی گئی ہے۔ حافظ زاہد علی نے اس کتاب کو گہری توجہ کے ساتھ ترتیب دیا ہے۔ اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر علمی گفتگو بھی شامل کی گئی ہے (۱۵)۔

عقیدت کے اظہار کا اسلوب

جامع صفات و کمالات، منبع رشد و ہدایت، پیغمبر اعظم و آخر ﷺ کی امت کی خوش بختی ہے آپ ﷺ کا اس دور میں مبعوث ہونا۔ آپ ﷺ کی امت آپ ﷺ کی منفرد شخصیت سے عشق کا لازوال جذبہ رکھتی ہے۔ چنانچہ خصائص و امتیازات نبویؐ پر تحریر کیا جانے والا زیادہ تر ادب مصنفین کے ذاتی جذبات کے اظہار سے خالی نہیں ہے۔ یہ اُسلوب تحریر بذاتِ خود تحریر کا ایک شاہکار ہے۔ محمود شلبی کی تحریر یہاں بطور نمونہ درج کی جاتی ہے:

''شخصية رسول الله صلى الله عليه وسلم ماذا أعنى بذلك المسمى؟ أعنى به الوقوف فى خشوع أمام أعظم من مشى على ظهرها و لم أشعر فى حياتى بالخوف يملأ فى والرعب يحتاجنى مثل شعورى وأنا أحاول تلك المحاولة الانتحارية ذلك أن شأن رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس امر سهلا ولا هو بالميسور الدخول إلى أنواره فان الخلق جميعا مستويات بلغة عصرنا أو مقامات بلغة أهل الوصال والوصول وقد أوتى رسول الله صلى الله عليه وسلم أعلى المستويات وأرفع المقامات بنص قول الله تعالى ﴿عَسٰى أنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْداً﴾ مقاما يحمدك فيه الأولون والآخرون'' (١٦)۔

غیر محتاط اسلوب تحریر

شخصیۃ الرسول ﷺ کے بیان میں قلم نے مبالغہ کا انداز بھی اپنایا ہے۔ جس کی تائید میں نقل کردہ روایات و اقوال کے جائزے سے مصنفین کی بے پروائی اور عدم احتیاط کی نشان دہی بھی ہوتی ہے۔ کثرت سے تحریر کردہ کتب جن میں

معجزات وخصائص نبویؐ کا بیان ہے ان میں اس رجحان کی حوصلہ شکنی عموماً کم ہی کی گئی ہے جس کے نتیجے میں عوام نے جب چاہا اور جیسے چاہا اس نازک اور لطیف موضوع پر کثرت سے لکھا جس پر برگزیدہ علماء وخواص کے قلم بھی اعتماد نہیں رکھتے۔

اس غیر محتاط اُسلوب تحریر کے رد میں ایک کتاب ''**خصائص المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بین الغلو والجفاء**'' تالیف کی گئی ہے جو صادق بن محمد بن ابراہیم کی تحقیق ہے(۱۷)۔

اس میں درج ذیل نکات کی نشان دہی کی گئی ہے جن کے بارے میں مصنفین افراط وتفریط کا شکار ہوگئے ہیں۔

۱۔ خصائص نبویؐ کے بارے میں فقہی بحثیں

۲۔ اختصاص نبویؐ کے بارے میں فلسفیانہ کلام

۳۔ امتیازات نبویؐ کے ضمن میں متصوفانہ اُسلوب

۴۔ بشریتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق غلو یانہ افکار

۵۔ ضعیف وموضوع روایات پر انحصار اور صحیح روایات سے لاعلمی۔

مذکورہ نکات وہ ہیں جن میں مصنفین نے خصائص وامتیازات نبویؐ کے بیان میں لغزش کھائی ہے اس کا حل قرآن، سنت اور سلف صالحین کے فہم وادراک کے اتباع میں ہے جو درست ہے۔

اس مختصر بیان کے بعد ان مستقل تصانیف کا ذکر کیا جاتا ہے جو خصائص ومعجزات نبویؐ پر عہد جدید میں عمدہ اضافہ ہیں۔ ان میں حمدی الدمراش کی کتاب ''معجزات الرسول ﷺ''(۱۸)، صلاح الدین محمود السعید کی ''معجزات الرسول ﷺ''(۱۹)، مصطفیٰ مراد کی کتاب ''الخبر الیقین فی معجزات النبی الامین ﷺ''(۲۰)، عبدالعزیز الثعالبی کی تصنیف ''معجز محمد رسول اللہ ﷺ''(۲۱) اور عبدالحلیم محمود کی تصنیف ''دلائل النبوۃ ومعجزات الرسول ﷺ''(۲۲)، صالح بن احمد رضا کی ''الاعجاز العلمی فی السنۃ النبویۃ ﷺ''(۲۳) محمد ہارون معاویہ کی تصنیف ''خصوصیات مصطفیٰ ﷺ''(۲۴) وغیرہ شامل ہیں۔

مستقل تصانیف کے تحریری رجحانات میں سے ایک کا تعلق اُمت کے گروہی نظریہ سے بھی ہے۔ اس کے تحت مصنفین نے اپنے پیش رووں کے افکار کی تائید میں کتب تحریر کی ہیں۔ کم فہم اشخاص اس حوالے سے لغزش کا شکار بھی ہوتے ہیں اور ذاتی رائے کا بے لاگ اظہار بھی کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کو نشانہ تنقید بھی بناتے ہیں اور دینی حمیت کو پس پشت بھی ڈالتے ہیں۔ ایسے رجحان کی اصلاح کی ضرورت پر بھی توجہ مرکوز کرائی جاتی ہے۔

مدلل انداز تحریر

ضمنی کتب میں خصائص نبویؐ پر مشتمل آیات کی وضاحت میں کتب تفاسیر، شروح حدیث اور سیرۃ النبیؐ پر تصانیف میں موجود ابواب شامل ہیں۔ فی الحقیقت یہ حصہ بے حد قدر وقیمت کا حامل ہے کیونکہ تفاسیر، شروحِ حدیث

اور کتبِ سیرت تحریر کرنا علماء وخواص کا کام ہے۔ان کے انداز تحریر میں پائی جانے والی علمیت سے استفادہ بے حد مفید ہوتا ہے۔ماضی قریب کے مفسر سید احمد حسنؒ محدث دہلوی کی ایک تحریر بطور نمونہ یہاں نقل کی جاتی ہے جس میں انہوں نے مقام محمود کی وضاحت یوں کی ہے:

''معتبر سند سے مسند امام احمدؒ اور ترمذیؒ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ مقام محمود سے کیا مراد ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ مقام ہے جو خدا کی طرف سے تمھارے نبی ﷺ کو شفاعت کی دعا کرنے کے لیے ملا ہے'' (۲۵)۔

مفسرین وشارحین کا انداز مرتبے کے لحاظ سے بلند ہوتا ہے۔ان کی جانب سے مبالغہ آمیز تحریر کم ہی منظر عام پر آتی ہے۔خصائص وامتیازات کا مضمون خاص علمی مضمون ہے۔اس کی سمجھ کے لیے کتب مفسرین وشارحین سے استفادہ مفید ہے۔

تحفۃ الاحوذی شرح الترمذی میں عبدالرحمٰنؒ مبارک پوری نے حدیث:

''مثلی و مثل الأنبیاء کرجل بنی دارا فأکملها......''

میں لفظ ''لبنة'' کی وضاحت یہ فرمائی ہے:

''قیل المشبه به واحد والمشبه جماعة فکیف صح التشبیه؟ وجوابه أنه جعل الأنبیاء کرجل واحد لأنه لا یتم ما أراد التشبیه إلا باعتبار الکل، وکذلک الدار لا تتم إلا باجتماع البنیان.'' (۲۶)۔

مستشرقین کا انداز بیان

الحاد اور سائنسی ترقی کے دور میں مستشرقین اور جدیدیت سے مرعوب مصنفین نے شخصیت نبویؐ کا جائزہ لیتے ہوئے عقل کے معیارات کا سہارا لیا ہے۔جدید لادینی عقل مذہب کے معجزاتی پہلو سے انکار کرتی ہے۔وہ تحقیق کے جدید انداز متعارف کراتی ہے اور اپنے انداز سے مختلف پہلوؤں سے سیرت کا جائزہ لیتی ہے۔جدید دور کی مستشرق Karen Armstrong کی تصانیف اس کی مثال ہیں جن میں رسول پاک ﷺ کو دنیاوی لحاظ سے کامیاب منتظم کے طور پر بیان کیا ہے (۲۷)۔

سیرت کے عملی واخلاقی پہلوؤں کے خصائص کو مستشرقین نے خوب سراہا ہے مگر بعض حضرات نے تنقید بھی کی ہے۔مسلمان سیرت نگاروں نے ان کی تنقید اور ان کی طرف سے کیے جانے والے اعتراضات کا جواب دیا ہے یہ جواب

جدید سائنسی اندازِ تحقیق کی طرز پر بھی دیا گیا ہے جو امتیازی انداز رکھتا ہے۔ اس ضمن میں ایک کتاب جبال محمد بیوبن "Jabal Muhammad Buaben" کی ہے جس میں انھوں نے جدید مستشرقین کے اسالیب پر تفصیلی بحث کی ہے۔ انھوں نے عدم تعصب، عدم جذباتیت اور مقصدیت کو مذہب خصوصاً اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالعے کی بنیاد کو اہم قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

"In the study of Islam and certainly of the Prophet (PBUH) this observation should be taken seriously, otherwise the real Muhammad might be missed(۲۸).

اس اُسلوب بیان سے مطابقت رکھتا ہوا اُسلوب ڈاکٹر عبدالقادر جیلانی کے پی ایچ ڈی کے تحقیقی مقالے کا ہے۔ جس میں انھوں نے مستشرقین کی طرف سے شخصیۃ الرسول ﷺ پر کیے گئے حملوں کا جائزہ پیش کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"قرآن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو مومنوں کے لیے اسوۂ حسنہ قرار دیا کیونکہ ان کی ذات گرامی مجسم اخلاق قرآنی تھی۔ لیکن چونکہ مغرب نے ہزار سال سے زیادہ کذب بیانی کی تھی اس لیے یہ کذب اس طرح ان کے رگ و ریشے میں بس گیا تھا کہ جب اسلام کی حقیقت ان کے سامنے آئی تو اسے بھی جھٹلانے لگے۔ انھوں نے جہاں اس بات کو تسلیم کیا کہ متعصب مغربی، اسلام کی تصویر میں غلط رنگ اور بھدے نقوش عمداً استعمال کرتے ہیں وہیں یہ بھی کہنے سے باز نہ آئے کہ یہ مثالی کردار سیرت اور مغازی کی مدد سے ترتیب دیا گیا ہے۔ اس تجسیم میں احادیث کا ہاتھ ہے جن کے ذریعے کردار کے اہم پہلو نمایاں کیے گئے ہیں۔ مغربی سکالرز نے خصوصیت کے ساتھ احادیث کا تنقیدی مطالعہ کیا۔ انھوں نے اس میں تاریخیت کی تلاش کی اور پھر یہ حکم لگا دیا کہ بیشتر احادیث ناقابل اعتبار ہیں۔ شاید اس لیے کہ مغربی تصور کی تائید نہیں کرسکتیں۔ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں وہ جب کوئی واقعہ پڑھتے ہیں تو منطق کے بل پر کوئی نہ کوئی اعتراض پیدا کر لیتے ہیں" (۲۹)۔

اس ضمن میں ایک اور گراں قدر کام ظفر علی قریشی کا ہے جنھوں نے مغربی تنقید نگاروں کے دعوؤں کا مدلل جواب تحریر کیا ہے۔ اپنی کتاب "Prophet Muhammad (PBUH) and his Western Cristics " کی پہلی جلد میں وہ منٹگمری واٹ کے تاریخ سیرت پر حملوں کا جواب اس انداز سے دیتے ہیں:

" Watt has made it out as if it was all a question of some economic or political considerations which weighed with both sides. This is a gross distortion of history by givinig simple matters of facts of history a wrong and standing twist just to 'float' his fantastic hypotheses and foist 'motives' on the head of the Prophet where there was no soon for such worldly aggrandiscment"(۳۰).

سائنسی طرز تحقیق کا استعمال

سائنسی طرز تحقیق پر تحریر کردہ ظفر علی قریشی کی یہ تصنیف ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مسلمان ذہن جو جدید انداز و علوم کی معرفت حاصل کرتا ہے وہ حقائق تخصصات نبویہؐ پر قلم زنی اس طرز پر کرتا ہے جو ارتقائی تبدیلیوں کا احاطہ کرے۔ اس کا درک حقیقتِ تخصصاتِ نبویہؐ پر مزید گہرا ہو جاتا ہے۔ اس کا قلم پر اعتماد ہو کر صفحۂ قرطاس پر رواں ہوتا ہے۔

ایسا کام سیرت نگاروں میں منفرد مقام رکھتا ہے۔ اس کی ایک مثال دار السلام کی شائع کردہ تصنیف "When the Moon Split" ہے جس کے مؤلف سیف الرحمٰن مبارک پوری ہیں اور اس کا انگریزی ترجمہ تبسم سراج، مائیکل رچرڈسن اور بدر اعظم آبادی نے کیا ہے۔ یہ کتاب جا بجا نقشوں، خطاطی، تصاویر اور حوالہ جات سے پر ہے(۳۱)۔

قدیم و جدید اسالیبِ تحریر کا اوپر نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ یہاں بالاختصار قدیم و جدید اسالیب کے مشترک و منفرد پہلوؤں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ میرے پیش نظر البیہقی (م ۴۵۸ھ) کی تالیف "دلائل النبوۃ" اور محمود الشلبی کی "شخصیة الرسول صلى الله عليه وسلم" ہے اس مختصر جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم و جدید سیرت نگار پیغمبر اعظم ﷺ کے خصائص کے بیان میں ادب و احترام، دلکش پیرایۂ بیان، اختصار، گہرے درک اور احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ کسی طور کلامی بحثوں میں نہیں الجھتے نہ ہی معذرت خواہانہ انداز اختیار کرتے ہیں۔ قدیم و جدید کتب میں انفرادی پہلو کا تعلق جدید سیرت نگاروں کے اختیاری احساسات سے ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ جدید سیرت نگاروں میں چند رجحانات جو اگرچہ نئے نہیں ہیں ارتقائی طور پر شدید ہو گئے ہیں جن میں تعظیم اور طویل کلامی بحثوں کو شامل کیا جا سکتا ہے۔

من حیث المجموع جدید سیرت نگاری میں خصائص محمدیہؐ پر موجود تحریری سرمایہ قابل قدر ہے۔ جس میں پر مغز

نکات پر توجہ مرکوز کرائی گئی ہے۔ برصغیر میں سیرت نگاری کا جو دور انیسویں صدی سے شروع ہوا اس میں لاجواب علمی و تحقیقی کاوشیں سامنے آئی ہیں جو بیسویں صدی تک بے مثال عروج تک چلی گئی ہیں (۳۲)۔

جدید مختلف منفرد اسالیب و رجحانات میں سے اس اُسلوب کا نعم البدل کوئی نہیں ہے جسے ابراہیم نیشاپوری اور دیگر اسلاف نے اختیار کیا ہے۔ جس میں قرآنِ مجید پھر احادیث صحیحہ کو نقل کیا گیا ہے اور پھر ان کے اہم نکات کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ اُسلوب جدید دور میں بھی اختیار کیا گیا ہے۔ وھبۃ الزحیلی کی کتاب ''شمائل المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' اس کی جدید شکل ہے (۳۳)۔

جبکہ ایک کتاب ''تین سو معجزات'' کے عنوان سے احمد سعید نے مرتب کی ہے۔ اس میں قرآن اور حدیث سے استدلال کرتے ہوئے ایک فہرست ضبطِ تحریر میں لائی گئی ہے (۳۴)۔

قرانِ مجید میں فہم سیرت کے سلسلے میں جو ہدایت ملتی ہے اس کے مطابق اس ضمن میں محض عقل کو رہنما بنانا دانش مندی نہیں ہے۔ اس لیے کہ کفار جنھوں نے اپنی زندگی میں عقل کو مشعل راہ بنایا ان کے بارے میں اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ o اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ o قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ o اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ﴾ (۳۵)۔

(پس نصیحت فرماتے رہیے کیونکہ آپ اپنے پروردگار کے فضل سے نہ کاہن ہیں اور نہ مجنون۔ کیا یہ (کفار) کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہیں اور ہم ان کے متعلق گردشِ زمانہ کے منتظر ہیں۔ (اے رسول) آپ فرما دیجیے کہ تم انتظار کرو اور میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ کیا ان کی عقلیں ان کو یہی (مہمل باتیں) سکھاتی ہیں یا یہ شریر لوگ ہیں)۔

نقد و تحقیق، استفادہ و اکتساب اور نقل و تجزیہ کے لیے بھی اگرچہ عقل سے کام لینا ناگزیر ہوتا ہے مگر یہاں اشارہ اس عقل کے استعمال کا ہے جو وحی کی رہنمائی سے آزاد ہو۔ وگرنہ شعور و آگہی جس کی جدید سیرت نگاری میں ضرورت ہے اس کو اگر اسلام کے بنیادی اصولوں کے تابع نہ رکھا گیا تو اس میدان میں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہو سکتی۔ دورِ حاضر کا محقق علم و دانش کے حوالے سے بلند تر ہو چکا ہے وہ جدید دور کے تقاضوں کے لحاظ سے اپنی شخصیت کی تعمیرِ نو کرنا چاہتا ہے۔ اس ضمن میں اٹھنے والے سوالات کا حل بھی طلب کرتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ تحلیلی انداز اور تجرباتی اُسلوب میں سیرت نبوی ؐ کو پیش کیا جائے کیونکہ اس صورت میں ذات و صفاتِ نبوی ؐ اور کمالات و اکتسابات حضرتِ اقدس کو ان کے صحیح تناظر و

اسلامی پس منظر میں پیش کیا جا سکتا ہے۔اسی کے ذریعہ رسول اکرم ﷺ کی ذات والا صفات کا علمی دفاع اور اسلام و دین کا مذہبی تحفظ بھی ممکن ہے(۳۶)۔

مگر دینی موضوعات کے معاملے میں عقل کے جارحانہ پن کو آزادی دینا دین کے منافی امور میں سے ہے۔

اللہ تعالیٰ سے سیرت محمدیہؐ کے بیان میں راہنمائی کی دعا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ سورۃ النجم، ۵۳:۱-۳۔

۲۔ سورۃ الکوثر، ۱۰۸:۱۔

۳۔ سورۃ بنی اسرائیل، ۱۷:۷۹۔

۴۔ سورۃ الاحزاب، ۳۳:۴۰۔

۵۔ سورۃ الانشراح، ۹۴:۴۔

۶۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب التیمم، موسوعۃ الکتب الستۃ، دار النشر والتوزیع، ۲۰۰۰ء، ص:۲۹۔

۷۔ مسلم، امام، حجاج بن قشیری، الصحیح، کتاب المساجد، ص: ۷۵۹، رقم الحدیث: ۵۲۳، موسوعۃ۔

۸۔ الصحیح لمسلم، کتاب الإیمان، باب انا اول الناس یشفع فی الجنۃ، ص:۷۱۵، رقم الحدیث: ۳۳۱۲، موسوعۃ۔

۹۔ سیرۃ النبیؐ، ۸۳، ناشران قرآن، لاہور، ۱۳۹۵ھ، ۳/۶۴۔

۱۰۔ محمد ادریس کاندھلوی، سیرۃ المصطفیٰ (مکمل)، مکتبہ عثمانیہ، لاہور، ۱۹۹۲ء، ص:۶۰۰۔

۱۱۔ محمد رشید رضا، الوحی المحمدی، دار الشعب، القاہرہ، ۲۰۰۰ء، ص:۳۹۔

۱۲۔ ڈاکٹر عبدالحی، ادارۃ المعارف، کراچی، ۲۰۰۰ء۔

۱۳۔ طہٰ عبداللہ العفیفی، من صفات الرسول صلی اللہ علیہ وسلم الخِلقیۃ والخُلقیۃ، دار المصریۃ اللبنانیۃ، ۱۹۹۵ء۔

۱۴۔ بشیر احمد صدیقی، ڈاکٹر، تجلیات رسالت، مکتبہ زاویہ، لاہور، ۱۹۹۹ء، ص:۱۷۸۔

۱۵۔ حافظ زاہد علی، خصائص النبی صلی اللہ علیہ وسلم، راحت پبلشرز، لاہور، ۲۰۰۳ء۔

۱۶۔ شخصیۃ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۷، ۸ (مقدمہ)، دار الجیل، بیروت، ۱۹۹۳ء۔

۱۷۔ صادق بن محمد بن ابراہیم، خصائص المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بین الغلو والجفاء، ص:۳۲۱، ۳۲۲، مکتبۃ الرشید، ریاض، ۲۰۰۰ء۔

۱۸۔ حمدی الدمرداش، معجزات الرسولؐ، مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، المملکۃ السعودیۃ، ۲۰۰۵ء۔

۱۹۔ صلاح الدین محمود السعید، معجزات الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، المکتب الثقافی، قاہرہ، ۲۰۰۴ء۔

۲۰۔ مصطفیٰ مراد، دکتور، معجزات الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، دار الفجر للتراث، قاہرہ، ۲۰۰۲ء۔

۲۱۔ عبدالعزیز الثعالبی، معجز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، دار الغرب الاسلامی، طبعۃ الثالثۃ، ۱۹۸۶ء۔

۲۲۔ عبدالحلیم محمود، دکتور، دلائل النبوۃ ومعجزات الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، دار المعارف، قاہرہ، ۱۹۹۸ء۔

۲۳۔ صالح بن احمد رضا، الاعجاز العلمی فی السنۃ النبویۃ، مکتبۃ العبیکان، ریاض، ۲۰۰۱ء۔

۲۴۔ محمد ہارون معاویہ، خصوصیات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، دارالاشاعت، کراچی، ۲۰۰۷ء۔

۲۵۔ سید احمد حسن، احسن التفاسیر (تفسیر سورۃ بنی اسرائیل، ۱۶:۷۹)، المکتبۃ السّلفیہ، لاہور، ۱۹۷۳ء، ۵۹/۴۔

۲۶۔ عبدالرحمٰن مبارکپوری، تحفۃ الاحوذی، باب ماجاء مثل النبی، دارالکتب العلمیہ، لبنان، س۔ن، ۱۲۸/۸، رقم الحدیث: ۳۰۲۲۔

۲۷. Karen Armstrong, Muhammad: A Biography of the Prophet,Phoenixpress 19

۲۸. Jabal Muhammad Buaben, Image of the Prophet Muhammad in the West, P.328, Islamic Foundation, Leicester, United Kingdom, 1996

۲۹۔ عبدالقادر جیلانی، ڈاکٹر، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور مستشرقین مغرب کا انداز فکر، ص ۲۶۳، کتاب سرائے، لاہور، ۲۰۰۵ء۔

۳۰. Zafar Ali Qureshi, Prophet Muhammad (PBUH) and his western Critics, P 489, Idara Maarif Islami, Lahore, 1992.

۳۱. Saif ur Rehman Mubarakpuri, When The Moon Split, (Edited and Translated by: Tabassum Siraj, Michael Richardson, Badr Azimabadi), Darussalam, Riyadh, 1415A.H.

۳۲۔ عبد الجبار شاکر، برصغیر میں سیرت نگاری، در مطبوعہ ماہنامہ دعوۃ، دعوۃ اکیڈمی انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، جلد ۱۶، شمارہ ۷-۱۰،۔

۳۳۔ وہبہ الزحیلی الدکتور، شمائل المصطفیٰ ﷺ، دارالفکر۔ دمشق، ۲۰۰۶ء۔

۳۴۔ احمد سعید، تین سو معجزات، دارالاشاعت، کراچی، ۱۹۸۱ء۔

۳۵۔ سورۃ الطّور، ۵۲:۲۹-۳۲۔

۳۶۔ مرتب: عبدالرؤف ظفر (مرتب)، مقالات سیرت نبویؐ، (مقالہ بعنوان سیرت نگاری کا صحیح منہج، ڈاکٹر محمد یسین مظہر صدیقی ندوی)، ۱/۱۷ سیرت چیئر اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، ۲۰۰۵ء۔